حج: قیام امن کی سب سے بڑی تحریک

محمد اعجاز عرفی قاسمی
قومی صدر، آل انڈیا تنظیم علماء حق، نئی دہلی

امن وسلامتی، صلح وانسان دوستی دنیائے بشریت کی اہم ترین ضرورت کا نام ہے اور ازل سے لیکر ابد تک انسان اس ضرورت سے نجات نہیں حاصل کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پسندیدہ دین کو اسلام سے موسوم کیا ہے، جس کا امن وسلامتی سے گہرا تعلق ہے، جس کا خدا رب العالمین جس کا پیغمبر رحمت اللعالمینؐ، جس کی کتاب ہدایت للناس کی ضمانت اور جس کا کعبہ تمام انسانوں کی پناہ گاہ ہے۔ اس دین مبین کی ہر عبادت امن وسلامتی کا پیغام دیتی ہے۔ حج اس عظیم الٰہی پیغام تک رسائی حاصل کرنے کی عظیم تحریک کا نام ہے۔(ادارہ)

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کا شکر گزار ہوں کہ مجھے دو روزہ بین الاقوامی حج کانفرنس میں شرکت کی سعادت سے محروم نہیں رکھا۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ مسلکی سطح پر تنازعات اور اختلافات کا سلسلہ دراز ہوتا جارہا ہے، پوری ملت اسلامیہ کو وحدت کی ایک لڑی میں پیرونے اور ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی یہ قابل ستائش کوشش ہے، کیونکہ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ تمام تر تنازعات اور اختلافات کو بھلا کر امت اسلامیہ ایک ہوجائے۔ بہت پہلے ایک شاعر نے کہا تھا کہ:

ایک ہوجائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کی یہ حج انٹرنیشنل سمینار کانفرنس بھی دراصل اسی سمت بڑھنے کی کوشش ہے۔ حج کا پیغام بھی یہی ہے۔ جس میں خانہ فرہنگ ایران نے حج کی روح کو سمجھتے ہوئے پوری ملت کو بلا اختلافات مسالک مدعو کرکے یہ پیغام دیا ہے کہ حج کی روح کو سمجھنا اور اس کی روشنی میں حیات وکائنات کی تفہیم آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اگر اسے سمجھ لیا جائے تو تمام تر مسلکی اختلافات اور تنازعات ختم ہوسکتے ہیں، اور اگر اس کی روح سے نا آشنا رہا گیا تو پھر مسائل کے گرداب سے ملت اسلامیہ کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ پوری ملت کا علاج اس کی اسلامی تعلیمات اور ارکان میں موجود ہے۔ ضرورت ہے کہ ان تعلیمات کو صحیح تناظر میں سمجھا جائے اور اسے روبعمل لانے کی کوشش کی جائے۔

در اصل ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام کی روح کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور اس کے فروعات میں ہی الجھ کر رہ گئے۔ آج پوری دنیا کے سامنے تشدد اور دہشت گردی سب سے خطرناک مسئلہ ہے دنیا کو امن کی تلاش ہے مگر سوائے دہشت گردی کے دنیا کو دوسری کوئی چیز مل نہیں پا رہی ہے۔آج پوری دنیا اس دہشت گردی کے مسئلے سے پریشان ہے اور عالمی سطح پر اس کی زد پر ایک خاص مذہب کے افراد ہیں جب کہ اس قوم کا تعلق ایک ایسے مذہب سے ہے جس کے یہاں سب سے زیادہ امن کا تصور ہے جس مذہب نے قیام امن کی عملی صورتوں کے ذریعہ پوری دنیا کے سامنے اپنی ایک شفاف امیج رکھی ہو اس قوم کی شبیہ کو داغدار کرنے کے پیچھے بہت سی سازشیں کارفرما ہیں۔ اگر یہ سازشی ذہن کے افراد، مسلمانوں کو دہشت گرد کہنے والے، اگر صرف ایک رکن اسلام حج پر ہی غو رکر لیتے تو شاید انہیں پتہ چلتا کہ امن کا سب سے بڑا پیغام مذہب اسلام نے دیا ہے اور اس کا مظہر حج ہے۔ اسے آپ قیام امن کی سب سے بڑی تحریک کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں حج سے بڑی امن کی کوئی تحریک نہیں ہے۔ جدید دور کے مفکرو دانشور مولانا ابو الاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے کہ حج دنیا میں امن قائم رکھنے کی سب سے بڑی دوامی تحریک ہے...'' اس نے دنیا کو ایسا حرم دیا ہے کہ جو قیامت تک کے لئے امن کا شہر ہے، جس میں آدمی تو کیا جانور تک کا شکار نہیں کیا جاسکتا جس میں گھاس کاٹنے کی اجازت نہیں، جس کی زمین کا کانٹا تک نہیں توڑا جاسکتا۔ جس میں حکم ہے کہ کسی کی کوئی چیز گری پڑی ہوتو اس کو ہاتھ تک نہ لگاؤ۔ اس نے دنیا کو ایک ایسا شہر دیا ہے جس میں ہتھیار لانے کی ممانعت ہے۔''

موجودہ دور کو دہشت گردی کے تناظر میں دیکھا جائے تو حج کی معنویت اور بڑھ جاتی ہے۔ حج سے بہتر امن کا نسخہ دنیا کی کسی قوم کے پاس نہیں ہے۔ حج نہ صرف مختلف ملکوں اورنسلوں کے لوگوں کو ایک پلیٹ پر متحد کر دیتا ہے بلکہ ایک ایسا منظر پیش کرتا ہے کہ جو مساوات کا حقیقی منظر ہے۔ جہاں امیر وغریب ، عربی وعجمی کی کوئی تفریق نہیں، تمام دنیا کے مسلمان ایک ہی راستے کی طرف گامزن ہوتے ہیں، ایک ہی طرح کا لباس اور ایک ہی طرح کا جذبہ لیے ہوئے، ساری دشمنیاں ، عداوتیں ختم ہوجاتی ہیں اور سب ایک دوسرے کی دھڑکنوں میں شامل ہوجاتے ہیں۔ اپنے وطن سے دور اعزاء واقارب سے دور رہ کر ایک ہی مرکز کا طواف کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے اندر وحدت کا ایک بڑا فلسفہ مضمر ہے کہ یہ محض ایک مظہریاتی رسم نہیں ہے، بلکہ اس کے پیچھے بہت

بڑی حکمت عملی ہے اور وہ یہ ہے کہ چاہے کسی بھی خطے سے انسان کا تعلق ہو مگر اس کا مرکز ایک ہے۔ کچھ مرکز ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں انسان ایک اکائی میں تبدیل ہوجاتا ہے اور دیگر تمام اکائیاں تحلیل ہوجاتی ہیں۔ حج کا پیغام بھی یہی ہے کہ تمام جغرایائی وحدتیں ختم کرکے ایک جغرافیہ سے جڑ جاؤ اور وہ ہے انسانی جغرافیہ جہاں نہ کوئی سرحد ہے نہ لکیر ہے، بس ایک خط مستقیم ہے جس کا نام ہے انسانی اور اسلامی اتحاد۔

حج نے انسانوں کو انسانوں سے قریب لانے کا ایک بڑا ذریعہ فراہم کیا ہے۔ جہاں مختلف شکلیں، صورتیں، رنگ، زبانیں اور سارے امتیاز ختم ہوجاتے ہیں اور صرف ایک رنگ برقرار رہتا ہے انسانیت ہے۔ جس مذہب میں وحدت انسانی کا ایسا عظیم تصور اور عملی مظاہرہ ہو ایسے مذہب پر دہشت گردی کا الزام لگانا ایسا ہی ہے جیسے سورج کی کرنوں کو قتل کرنا۔ سورج کی کرنیں روشنی پھیلاتی ہیں۔ کوئی یہ کہے کہ ان سے اندھیرے اترتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایک معمولی عقل وشعور کا انسان بھی ایسے شخص کو پاگل کہے گا۔ شاید کچھ ایسی ہی جنونی کیفیت آج کچھ طاقت کے نشہ میں چور ملکوں میں پیدا ہوگئی ہے جو ایک بین حقیقت کو جھٹلاتے ہوئے کسی طرح کی عار یا شرم محسوس نہیں کرتے اور بانگ دہل ایک ایسے مذہب پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں، جس نے عملی سطح پر بھی یہ ثابت کردیا ہے کہ امن ان کی روح ضمیر ذہن میں شامل ہے اور ان کے مذہب کا ایک حصہ ہے۔ تشدد تو اس مذہب کی روح کے منافی ہے۔ اسلام میں تشدد اور دہشت گردی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ حج کا ایک پیغام ہے۔

یہ حج ہے جو ایثار اور قربانی کی ایک عظیم مثال قائم کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رضائے خداوندی کے لئے اپنے تمام جذبات وخیالات کو قربان کردیا یعنی خدا کی محبت کے سامنے کسی اور محبت کے لئے جگہ نہیں ہے۔ اس بات کا احساس دلا کر یہ ثابت کردیا ہے کہ انسان خدا کے لئے کسی طرح کی بھی قربانی دے سکتا ہے اور اسی ایثار وقربانی کی عظیم روایت آج بھی برقرار ہے گوکہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو قربان کردیا تھا مگر حضرت اسمٰعیلؑ زندہ رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے جذبۂ ایمانی کا امتحان لینا چاہتا تھا اور حضرت ابراہیمؑ نے اس امتحان میں سرخ روئی حاصل کی۔ اس طرح ان کی یادگار حج کی یہ روایت پوری ملت اسلامیہ کو ایثار اور قربانی کے اس جذبہ سے جوڑ دیتی ہے، جو حضرت ابراہیمؑ کے اندر تھا۔ جس مذہب اور جس قوم میں ایثار اور قربانی کا

یہ جذبہ ہو اس کے تعلق سے یہ کہنا کہ وہ روادار نہیں یا متشدد ہے اسے بہتان عظیم کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔ اسلام کی روح امن بہ ایثار اور قربانی ہے۔ اسلام کے سارے ارکان اسی کی عملی تعبیر ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اس کے تمام ارکان کی روح کو سمجھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام ہی انسانیت کا واحد مذہب ہے جس نے ہر سطح پر فلاح انسانیت کا خیال رکھا ہے اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے سب سے بڑا تصور اسی مذہب میں موجود ہے۔ نماز میں جہاں انسان کو صرف ایک خدا کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے، وہیں روزہ دنیا بھر کے بھوکے اور غریبوں کے درد کو سمجھنے کی کوشش ہے اور زکوٰۃ غریبوں کے دکھ کے مداوے کا ایک بہترین طریقہ ہے، اور حج تمام دنیا میں بکھرے ہوئے انسانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی ایک مستحسن کوشش ہے۔ کیا یہ تمام سلسلے غیر انسانی ہیں؟ نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سلسلے انسانیت کو نئی راہ دکھاتے ہیں اور نئی منزلوں سے روشناس کراتے ہیں۔ یہ انسانیت کے عظیم تصورات سے ذہنوں کو روشن کرتے ہیں۔ اسلام کے سارے ارکان کی بنیادیں انسانی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مذہب اسلام کو امن اور انسانیت کا مذہب کہا جاتا ہے۔ جس مذہب میں انسانیت کا ہر سطح پر احترام ہو اس پر غیر انسانی سرگرمی یا دہشت گردی کا الزام لگانا اسلام کی روح کو مجروح کرنے کی ایک عالمی سازش کے سوا اور کیا ہے؟ معاندین اور مخالفین اسلام کو اگر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنی ہو اور اس کو سمجھنا ہو تو اس کے ارکان پر غور کریں تو انہیں یہ احساس ہوجائے گا کہ اسلام غیر انسانی نہیں ہوسکتا۔ احترام آدمیت اور عظمت انسانیت کا سب سے بڑا تصور اسلام نے ہی دیا ہے اور حج وحدت، عظمت اور احترام انسانیت کا سب سے بڑا عملی مظہر ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آج دنیا بھر کی قومیں صلح کانفرنس کرتی ہیں مجلس اقوام متحدہ میں جمع ہوکر اپنے مسائل حل کرتی ہیں مگر ان لوگوں کے دلوں میں سازش اور فریب کا ایک جال بچھا ہوتا ہے۔ حج ہی ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں مختلف ملکوں کے لوگ محبت اور خلوص کے ساتھ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ایسی ہم آہنگی اور ہم خیالی کی دوسری کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ قافلوں کے قافلے ایک ہی رنگ ولباس میں لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک کے نعرے کے ساتھ صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں، عرفات جاتے ہیں، مزدلفہ میں ٹھہرتے ہیں اور پھر منیٰ کی طرف پلٹتے ہیں اور جمرہ عقبی پر کنکڑیاں مارتے ہیں۔ یہ سارے اعمال سب ایک ساتھ بجالاتے ہیں تو وحدت کی عجب سحر

انگیز فضا ہوتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پوری دنیا ایک نقطہ پر سمٹ گئی ہو۔ یا ایک مرکز پر ٹھہر گئی ہو ایسی نظیریں دنیا میں ناپید ہیں جب شاہ وگدا ، امیر وغریب ایک ہی قطار میں، ایک ہی منزل کی طرف رواں دواں ہو یہی وہ منظر ہے جو پورے انسانی ذہن کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اسلام کے اس رکن میں یہ بہت بڑا پیغام پوشیدہ ہے کہ انسانوں کی منزل صرف اور صرف ایک ہے اور ان کے راستے بھی ایک ہیں۔ اسلام نے ایک ہی منزل ایک ہی راستے کا پیغام دے کر پوری دنیائے انسانیت کو روشنی دکھائی ہے۔ پوری دنیا میں بکھرے ہوئے لوگوں کے لئے حج میں ایک بہت بڑا پیغام مخفی ہے اگر اس مخفی پیغام کو سمجھ لیا جائے تو پوری انسانیت کی منزل اور راستہ ایک ہوجائے اور اسلام کا مطلوب اور مقصود بھی یہی ہے۔ جس مذہب میں ایک منزل اور ایک راستے کا تصور ہو وہ مذہب کیسے انسانوں کو مختلف خانوں میں بانٹ کر دیکھ سکتا ہے، وہ تو چاہتا ہے کہ سب ہی ایک ہی منزل کی طرف رواں دواں ہوں اور حج اس فلسفے اور حکمت عملی کی سب سے روشن تعبیر کا ایک خوبصورت عنوان ہے۔